خاوند سے جنون کی حد تك محبت ہو تو اس کا کیا حل ہے

تحب زوجها حبّاً جنونيّاً وتطلب الحل

[urdu - اردو - أردو]

شیخ محمد صالح المنجد

ترجمہ: اسلام سوال وجواب ویب سائٹ
تنسیق: اسلام ہا ؤس ویب سائٹ

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب
تنسيق: موقع islamhouse

2013 - 1434
IslamHouse.com

خاوند سے جنون كی حد تك محبت ہو تو اس كا كیا حل ہے

میں اپنے خاوند سے جنونی محبت كرتی ہوں، اور میرا خاوند مجھ سے مكل طور پر راضی ہے، جب وہ سفر پر جاتا ہے تو میرا انتظار یہاں تك پہنچ جاتا ہے كہ میرا اشتیاق اور بڑھ جاتا ہے، اور جب تك وہ مجھ سے بات نہ كر لے مجھے سكون نہیں آتا.
حالانكہ میں دینی واجبات كی ادائیگی كرتی ہوں لیكن اس كے باوجود میں اس كے نہ ہونے كی كمی محسوس كرتی ہوں، میرے دینی بھائیوں صبر كے لیے مجھے آپ كیا نصیحت كرتے ہیں ؟
اللہ تعالی آپ كو جزائے خیر عطا فرمائے.

الحمد للہ:

یہ بہت اچھی بات ہے كہ مسلمان گھرانوں میں خاوند اور بیوی كے مابین محبت و الفت اور مودت پھیلے، كیونكہ اس محبت و مودت اور الفت كا خاندان كے افراد پر اچھا اثر پڑیگا، اللہ سبحانہ و تعالی كی عظیم الشان آیات اور نشانیوں میں ہے كہ اللہ نے عورت كو مرد سے پیدا فرمایا.

اور پھر اللہ سبحانہ و تعالی كی حكمت ٹھری كہ مرد عورت سے سكون حاصل كرتا ہے، اللہ سبحانہ و تعالی نے ا سكا ذكر آدم اور حواء علیہما السلام میں ذكر كرتے ہوئے فرمایا:

{ وہ اللہ تعالی ایسا ہے جس نے تم كو ایك تن واحد سے پیدا كیا، اور اسی سے اس كا جوڑا بنایا تا كہ وہ اپنے اس جوڑے سے انس حاصل كرے }الاعراف (۱۸۹).

اور عموم خلق كے متعلق فرمان باری تعالی ہے:
{ اور اس كی نشانیوں میں سے ہے كہ تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا كیں تا كہ تم ان سے آرام و سكون پاؤ }الروم (۲۱).

اللہ سبحانہ و تعالی نے خاوند اور بیوی کے مابین محبت و مودت پیدا فرمائی ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:
{ اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور ہمدردی قائم کر دی یقینا غور و فکر کرنے والوں کے لیے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں }الروم (٢١).

شیخ محمد امین شنقیطی رحمہ اللہ کہتے ہیں:
اللہ تعالی کا فرمان ہے:
{ اور اس اللہ نے اس سے اس کی بیوی کو بنایا تا کہ وہ اس سے سکون پائے }.

اس آیت کریمہ میں اللہ سبحانہ و تعالی نے یہ بیان کیا ہے کہ حواء کو آدم علیہ السلام سے پیدا کیا تا کہ وہ اس سے سکون پائے، یعنی اس سے الفت حاصل کرے اور اس کے ساتھ مطئمن ہو.

اور ايك دوسرے مقام پر اللہ رب العزت نے بیان کیا ہے کہ آدم علیہ السلام کی ذریت کو بھی ایسے ہی بنایا.
فرمان باری تعالی ہے:
{ اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تا کہ تم ان سے آرام و سکون پاؤ، اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور ہمدردی قائم کر دی یقینا غور و فکر کرنے والوں کے لیے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں }الروم (٢١).

دیکھیں: اضواء البیان (٢ / ٣٠٤ - ٣٠٥).

اور ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں:
خاوند اور بیوی سے زیادہ بڑھ کر کسی اور دو روحوں میں محبت نہیں ہو سکتی.

دیکھیں: تفسیر ابن کثیر (٣ / ٥٢٥).

لیکن ہم یہ نہیں چاہتے کہ یہ محبت جنونی ہو ۔ جیسا کہ لوگ کہتے ہیں ۔ بلکہ عقلمند شخص تو امور کو ان کی جگہ ہی رہنے دیتا ہے؛ جیسا کہ زید بن اسلم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ نے مجھے فرمایا:
اے اسلم تیری محبت تکلف والی نہیں ہونی چاہیے اور تیری ناراضگی تلف کرنے والی نہ ہو!!

میں نے عرض کیا وہ کیسے ؟

عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا:
جب تم محبت کرو تو پھر اس طرح تکلف مت کرو جس طرح ایك بچہ کسی چیز کو پسند کر کے کرتا ہے، اور جب تم بغض کرو تو ایسا بغض مت کرو کہ جس سے بغض رکھ رہے ہو اسے ضائع اور ہلاك کر دو "

اسے عبد الرزاق نے مصنف عبد الرزاق حدیث نمبر (٢٠٢٦٩) میں صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے.

خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ نے یہ نصیحت اس لیے کی کہ محبت میں تکلف (جنونی محبت) کے محب اور محبوب دونوں پر برے اثرات مرتب ہوتے ہیں.

محب پر درج ذیل اثرات مرتب ہوتے ہیں:
ا ۔ ہر وقت اپنے محبوب کی سوچ رہتی ہے، جس کی بنا پر پریشانی و غم میں مبتلا رہتا ہے، اس طرح ا سکا قیمتی وقت اسی مشغولیت میں ضائع ہو جاتا ہے، اور اس طرح وہ نفسیاتی اور بدنی مریض بن کر رہ جاتا ہے.

ب ۔ جنونی محبت کے برے اثرات میں یہ بھی شامل ہے کہ محبت کرنے والا شخص اپنے محبوب کی واجبات میں کوتاہی اور غلطی کو بھی فراموش کر دیتا ہے، اور اس طرح وہ حرام کے ارتکاب سے بھی چشم پوشی کرنا شروع کر دیتا ہے، بلکہ جب محبوب اسے اس میں شریك ہونے

کی دعوت دیتا ہے تو جنونی ممحبت اسے اس برائی میں شریك ہونے پر آمادہ کرتی ہے.

ج ـ اس محبت کے برے اثرات میں یہ بھی شامل ہے کہ وہ اس کے دل پر کنٹرول کر لیتی ہے، اور اس طرح یہ محبت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے مقابلہ میں آ جاتی ہے حالانکہ اس کی نجات اور کامیابی کا مدار تو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مبحت پر ہے؛ اور اس طرح وہ اپنے اہل و عیال کی محبت سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے.

د ـ اس جنونی محبت کے برے اثرات میں یہ بھی شامل ہے کہ محبت کرنے والا شخص اپنے محبوب کی جدائی اور عیاب کا صدمہ برداشت نہیں کر سکتا تو اس کی موت کا صدمہ کیسے برداشت کر سکےگا !
محبوب پر اس جنونی محبت کے برے اثرات درج ذیل ہوتے ہیں:

ا ـ محب کا اصرار ہوتا ہے کہ وہ اسے بار بار ملے اور اسےاپنا دیدار کرائے اور اس کے ساتھ بیٹھے جس سے محبوب پریشان ہو جاتا ہے، اور یہ چیز اس کے کام میں خلل کا باعث بنتی ہے، یا پھر واجب اور اہم کام میں کوتاہی کا باعث بن جاتی ہے جو اسے مکمل عزم کے ساتھ کرنا تھے، مثلا علم نافع یا عمل صالح.

ب ـ محبوب پر اس کے برے اثرات میں یہ بھی شامل ہے کہ: اگر وہ اپنے محب کی بات ماننے والا ہو تو یہ اپنا قیمتی وقت اس کے ساتھ ضائع کرتا رہتا ہے، اگرچہ اس کے لیے پریشانی کا باعث نہ بھی بنے تو زندگی کے قیمتی لمحات ضائع کر دیتا ہے، اور یہ چیز اسے بالآخر اس سے نفرت کا باعث بنا دیتی ہے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" .. چنانچہ جب آدمی کا دل کسی عورت کے ساتھ معلق ہو جاتا ہے چاہے وہ اس کے لیے مباح بھی ہو تو اس کا دل اس عورت کا قیدی بن کر رہ جاتا

ہے، جسے وہ اپنے حکم کے مطابق چلاتی ہے اور اس میں جو چاہے تصرف کرتی پھرتی ہے.

حالانکہ وہ ظاہری طور پر تو اس کا حاکم اور سردار ہے کیونکہ وہ اس کا خاوند ہے، اور حقیقی طور پر وہ اس کا قیدی اور غلام بن چکا ہے، خاص کر جب وہ بہت زیادہ چاہنے لگے اور عشق کرنے لگے؛ اور وہ اس کے بغیر نہیں رہ سکتا؛ کیونکہ اس وقت اس پر وہ قاہر و ظالم حکمران کی طرح اپنے غلام میں حکم چلاتی ہے؛ جو اس سے خلاصی نہیں پا سکتا؛ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر !!

اس لیے کہ دل کا قید ہونا بدن قید ہونے سے زیادہ برا ہے اور پھر دل کا دور ہونا بدن کے دور ہونے سے زیادہ عظیم ہے؛ کیونکہ جس کا بدن دور ہو جائے اور وہ غلام بن جائے اور اور اس کا دل مطمئن اور راحت و سکون میں ہو تو اسے کوئی پرواہ نہیں ہوتی.

بلکہ وہ اس کے لیے چھٹکارا اور خلاصی پانا ممکن ہے؛ لیکن اگر دل جو کہ بادشاہ تھا وہ ہی غلام بن جائے اور غیر اللہ کا ارادہ رکھتے ہوئے دور ہو جائے تو پھر یہی وہ ذلت و رسوائی ہے جو دل دور ہونے کی بنا پر عبودیت و قیدی والی ہے..

اس لیے آزادی تو دل کی آزادی ہے، اور غلامی و عبودیت تو دل کی غلامی ہے؛ بالکل اسی طرح جس طرح مالداری و غنا تو دل اور نفس کی ہوتی ہے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

مال زیادہ ہونا ہی مالداری و غنی نہیں، بلکہ غنا تو نفس کا غنی ہونا ہے "

اگر تو اس کا دل مباح صورت میں دور ہوا تو پھر، لیکن جس کا دل حرام صورت میں دور ہوا یعنی کسی عورت یا بچے پر تو یہی وہ عذاب ہے جس میں کوئی حیلہ نہیں ہے، اور یہی لوگ سب سے زیادہ عذاب اور سب سے کم ثواب میں ہیں.

کیونکہ عاشق کا دل جب کسی کے ساتھ معلق ہو جاتا ہے تو وہ اسے دور لے جاتا ہے، اور اس کے لیے ہر قسم کا فساد و شر جمع کر لیتا ہے جسے اللہ رب العالمین کے علاوہ کوئی اور نہیں جانتا، چاہے وہ بڑی فحاشی سے بچ بھی جائے .. " انتہی

دیکھیں: مجموع الفتاوی (١٠ / ١٨٥ - ١٨٦).

اس لیے آپ کوشش کریں کہ آپ کی اپنے خاوند سے محبت اعتدال میں رہے، جس کے نتیجہ میں کسی واجب میں خلل پیدا نہ ہو، اور نہ ہی اس سے اولی اور عظیم چیز یعنی اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں کوتاہی واقع ہو.

اللہ سبحانہ و تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو اس کام کی توفیق نصیب فرمائے جسے وہ پسند کرتا اور جس سے وہ راضی ہوتا ہے، اور آپ دونوں میں محبت و الفت اور مودت و رحمدلی قائم رکھے، اور آپ کو نیك و صالح اولاد عطا فرمائے.

اللہ سبحانہ و تعالی ہی توفیق دینے والا ہے.

واللہ اعلم .